## سوال

اج نبوی ﷺ 5

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ ﷺ کو معراج جسمانی ہواتھا یا روحانی؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ (1) اسراء۔ (2) معراج دونوں روح مع الجسم سے ہوئے اسراء مسجد حرام (مکہ مکرمہ) سے مسجد اقصی ( بیت المقدس ) تک ہوااور معراج وہاں بیت المقدس سے آسمانوں کی سیر ہوئی ۔ دونوں کا ذکر قرآن کریم میں ہے ۔ اسراء کا تذکرہ سورۃ بنی اسرائیل کی ابتدامیں ہے اللہ رب العالمین فرماتے ہیں :

سُبحٰن لَذِیۤ أَسرىٰ بِعَبدِهِ لَيلًا مِنَ لمَسجِدِ لحَرامِ إِلَى لمَسجِدِ لأَقصَا (بنی اسرائیل : ۱)

ہے ذات جس نے اپنے بندے کوایک رات میں مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصی تک سیر کروائی ۔''

ہ عبد کا اطلاق جسم اورروح دونوں پر ہوتا ہے نہ کہ صرف روح پر۔ اسی طرح ''اسری '' کے لفظ سے صرف روح مرادلینا غلط ہے کیونکہ اگرواقعہ یہ روحانی ہواتھا تواس کے لیے قرآن کریم اس طرح فرماتا کہ :

ىٓ أَسرىٰ عَبدِهِ لمَسجِدِ لأَقصىٰ فى لمَسجِدِ لحَرامِ.

، کی جگہ اس طرح کے الفاظ کہ ''اپنے بندے کو یہاں سے لے کروہاں تک سیر کروائی ۔''

یہ دلالت کرتے ہیں کہ یہ معاملہ روحانی ہر گزنہ تھااس کے بعد احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ آپ کو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک پہنچانے کے لیے براق نامی جانور لایا گیا تھا جس پر آپ سوار ہوئے ۔ کیا روحانی طور پر سیر کے لیے اس طرح سواری کے لیے جانور کی ضرورت تھی؟ اس کے بعد مسجد اقصی سے آ

ہ کھلوارہے تھے اوراس دروازے کے چوکیدار یا خازن کا آپ ﷺ کے متعلق پوچھنا اور جبریل امین علیہ السلام کا آپ ﷺ کے متعلق بتانا اس کے بعد دروازہ کھلنا یہ سب باتیں جسم اورروح دونوں پر دلالت کرتی ہیں ۔ روحانی یا خواب میں تو (اکثر طور پر) صرف یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ فلاں جگہ پہنچ گیا ہوں ، در

یں حدیث شریف میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آکر مجھے نیند سے بیدار کیا اوروہاں سے لے جاکر زمزم کے کنویں کے پاس آئے اور میری قلب (دل) کونکال کرپانی کے ساتھ دھویا پھراس میں ایمان اور حکمت بھردی اور پھر واپس اسی جگہ رکھ دیا اوروہاں سے باہر لے جاکر براق پر سوار کیا ۔ کیا روح کے لیے ا

قَد رَءاهُ نَزلَةً أُخرىٰ ١٣ عِندَ سِدرَةِ لمُنتَهىٰ ١٤ عِندَها جَنَّةُ لمَأوىٰ ١٥ إِذ يَغشَى لسِّدرَةَ ما يَغشىٰ ١٦ ما زاغَ لبَصَرُ وَما طَغىٰ ١٧ (النجم : ۱۳ تا ۱۷)

بی کریم ﷺ نے دوسری مرتبہ اترتے وقت جبریل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہی کے نزدیک دیکھا اوروہ سدرۃ المنتہی مؤمنین کی ہمیشہ رہنے کی جگہ جنت کے قریب تھی ۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالی کی کچھ آیات کبری کا مشاہدہ کیا اس مشاہدہ کے دوران آپ ﷺ کی نظر مبارک نہ توحد سے متجاوز ہوئی اور نہ ہی سید

مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا ہوں طواف کررہا ہوں حجر اسود کو بوسہ دے رہا ہوں ، ان سب معاملات کو بتانے پر کوئی بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آج رات میں جاگتے ہوئے مکہ مکرمہ گیا تھا طواف وغیرہ کرکے واپس آگیا ہوں تو یہ بات قابل اعتراض ہے اورواقعی لوگ اس پر اعتراض کر

اسی طرح اگر یہ معاملہ صرف روحانی تھا توکفار کا اعتراض بالکل بے معنی ہے اوروہ اس طرح نہ کہتے کہ اگر واقعتاً تم گئے ہو توہمیں بیت المقدس کی نشانیاں بتادو اور آپ ﷺ بھی ان کی اس بات پر پریشان نہ ہوتے کہ میں خاص طور پر نشانیاں نوٹ کرنے تو نہیں گیا تھا اوراب ان کو کیا بتاؤں بلکہ آپ ﷺ فرما

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ راشدیہ

ر 230

## محدث فتویٰ